سوال

(580)اونٹ گائے سے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا گائے یا اونٹ سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ۔ قربانی میں گائے کے سات اور اونٹ کے دس حصے ہوتے ہیں۔ عقیقہ میں گائے یا اونٹ کی کیا صورت ہوگی؟ (عبدالرشید) (۲۴ نومبر ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسئلہ ہذا میں اہل علم کا اختلاف ہے۔جمہور اہل علم جواز کے قائل ہیں۔ (فتح الباری (۵۹۳/۹) میں بحوالہ ''طبرانی'' اور ''ابو الشیخ'' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

'يُعَقُّ عَنْهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ'

''یعنی لڑکے کی طرف سے اونٹ، گائے، بکری کا عقیقہ کیا جائے۔''

لیکن کسی حدیث میں حصوں کی تصریح نہیں۔ اسی بناء پر اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ پورے اونٹ اور گائے کے قائل ہیں اور امام رافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے قربانی کی طرح اس میں بھی سات حصے ہو سکتے ہیں۔ اونٹ میں دس کا بھی جواز بیان کیا گیا ہے۔ شاید انھوں نے عقیقہ کو قربانی پر قیاس کیا ہو۔ لیکن اونٹ کی قربانی میں دس کی شراکت بذاتِ خود مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ پس دلائل کے اعتبار سے راجح مسلک یہ ہے کہ بکری یا ایک مینڈھا عقیقہ کیا جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

'عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ' (سنن ابن ماجه، بَابُ الْعَقِيقَةِ، رقم: ۳۱۶۲، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ، رقم: ۱۵۱۳)

اونٹ اور گائے کے جواز والی بالا روایت سخت ضعیف اور ناقابلِ حجت ہے۔ بلکہ علامہ البانی نے ''الارواء'' (۳۹۳/۴) میں اس کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی خاموشی پر تعجب کا اظہار کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اونٹ کے عقیقہ کا سختی سے انکار کیا ہے۔ اور بطورِ استدلال حدیث 'عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ' پیش کی ہے۔ (رواہ الطحاوی والبیهقی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:435

محدث فتویٰ